بسم اللہ الرحمن الرحیم

"اگر میں یہ کام کروں تو آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو" ایسا کہنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو آقا صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو، تو ایسا کہنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

ایسے جملے بولنا، اپنے حق میں بددعا کرنا ہے، جو کہ درست نہیں، البتہ! اس جملے سے کوئی قسم منعقد نہیں ہوگی، ہاں! اس طرح کے برے جملے بولنے سے توبہ کرے۔ فتاوی عالمگیری میں ہے "ولو قال: وعذاب اللہ، أو سخطه، أو غضبه۔۔۔ لا يكون يمينا" ترجمہ: اور اگر کہا کہ (مجھ پر) اللہ کا عذاب یا اس کی ناراضی یا اس کا غضب ہو، تو یہ قسم نہیں۔ (فتاوی عالمگیری، جلد2، صفحہ54، مطبوعہ: کوئٹہ)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا کہ "ایک شخص نے اپنی دوسری والدہ کے روبرو ہوش و حواس میں قسم کھائی کہ مجھ کو خدا کا دیدار اور حضرت (صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم) کی شفاعت نصیب نہ ہو جو میں اپنے والد کی کمائی کا روپیہ یا جائداد موجودگی یا عدم موجودگی یا بعد وفات والد ماجد کے لوں جائداد میں یا ان کی کمائی میں، اب وہ شخص کسی طرح سے اپنے باپ کی جائداد یا کمائی کا روپیہ لے سکتا ہے یا نہیں؟"

آپ رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا: "وہ جو اس نے کہا شرعاً قسم نہیں بلکہ اپنے حق میں بددعا ہے، اس کے سبب مال پدر سے لے لینا ناجائز نہ ہوگیا، لے سکتا ہے، اور ایسے برے لفظ سے توبہ کرے۔ ردالمحتار میں ہے: علیہ غضبه لا یکون یمینا ایضا لانه دعاء علی نفسه۔۔۔ الخ۔" (فتاوٰی رضویہ، ج13، ص508-507، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5419

تاریخ اجراء: 03 ربیع الآخر 1448ھ/15 ستمبر 2026ء